گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم

تالیف

(مفتی) رضوان احمد مصباحی

خادم رضوی دار الافتا، رامگڑھ، جھارکھنڈ

تصدیق

احسن الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا نوری

صدر مفتی مرکزی ادارۂ شرعیہ، پٹنہ (بہار)

المرتب

(مفتی) غلام محمد رضوی

ڈوڈہ کشمیر، رکن رضوی دار الافتا، رامگڑھ، جھارکھنڈ

ناشر

النور ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رامگڑھ، جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم

تالیف

(مفتی) رضوان احمد مصباحی
خادم رضوی دارالافتا رامگڑھ جھارکھنڈ

تصدیق

احسن الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا نوری
صدر مفتی مرکزی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار

المرتب

(مفتی) غلام محمد رضوی ڈوڈہ کشمیر رکن
رضوی دارالافتا رامگڑھ جھارکھنڈ

ناشر
النور ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رامگڑھ جھارکھنڈ

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

نام کتاب : گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم

تالیف : (مفتی) رضوان احمد مصباحی خادم رضوی دارالافتا رامگڑھ جھارکھنڈ

تصدیق : احسن الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا نوری دامت برکاتہ العالیہ صدر مفتی مرکزی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار

تصحیح و پروف ریڈنگ : (مولانا) محمد یعقوب مصباحی رکن رضوی دارالافتا رامگڑھ جھارکھنڈ

المرتب : (مفتی) غلام محمد رضوی ڈوڈہ کشمیر رکن رضوی دارالافتا رامگڑھ جھارکھنڈ

کمپوزنگ : محمد اویس رضوی ابن مفتی غلام محمد رضوی

آغاز تحریر : ۲۸ / دسمبر سنہ ۲۰۲۲ء

اختتام تحریر : ۸ / جنوری سنہ ۲۰۲۳ء

قیمت۔ : ۸۰

سن اشاعت : جنوری سنہ ۲۰۲۳ء

زیر اہتمام۔ دارالعلوم قادریہ ابدالیہ گلزار باغ برواڈیہہ لاتیہار۔

ناشر۔ النور ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رامگڑھ جھارکھنڈ۔

****

نمبر شمار	*فہرست مضامین*	صفحہ نمبر
۱	وجہ تالیف	۰۴
۲	تصدیق جمیل	۰۶
۳	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اعلی حضرت)	۰۷
۴	گانا گانے اور سننے کی حرمت پر آیت قرآنیہ	۰۹
۵	تبصرۂ ابورحمانی	۱۲
۶	گانا گانے اور سننے کی حرمت وقباحت پر احادیثِ مبارکہ	۱۳
۷	تبصرۂ ابورحمانی	۱۸
۸	موجودہ گانا گانے اور سننے کے متعلق ائمہ مجتہدین کے آراء	۱۹
۹	تبصرۂ ابورحمانی	۲۵
۱۰	گانا گانے اور سننے کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ	۲۶
۱۱	تبصرۂ ابورحمانی	۲۸
۱۲	کس قسم کے اشعار دف یا بغیر دف کے سننا جائز ہے	۲۸
۱۳	تبصرۂ ابورحمانی	۳۴
۱۴	ایام سرور مثلاً عید ونکاح اور ختنہ کے موقع پر دف بجانے کا حکم	۳۵
۱۵	تبصرۂ ابورحمانی	۳۸
۱۶	مباح کلام پڑھنے اور سننے کے متعلق اکابر علمائے کرام کے نظریات	۴۱
۱۷	حاصل بحث	۴۷

۴۸	مآخذ و مراجع	۱۸

وجہ تالیف

میرے کچھ احباب نے میرے پاس حضور محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین مصباحی دامت برکاتہ العالیہ صدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کا ایک مختصر ویڈیو کلپ بھیجا جس میں گانے کے متعلق سوال کا جواب تھا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ جواب درست ہے؟ تو میں نے جواباً عرض کیا: میری کیا بساط کہ میں بڑے لوگوں کے سامنے کچھ لب کشائی کر سکوں؟ لیکن جواب تھوڑا میری سمجھ سے پرے ہے۔ پھر احباب نے نفس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کا اصرار کیا تو میں نے صرف نفس مسئلہ پر روشنی ڈال دی ہے۔ نفس مسئلہ کی بحث نے ایک رسالہ کی شکل اختیار کر لی۔ خیر رب قدیر میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول و مقبول فرمائے اور ہم سب کو شریعت مطہرہ پر صحیح عمل کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

****

شرف انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو رئیس الاساتذہ، ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ امجدی قادری دامت برکاتہ العالیہ گھوسی مئو یوپی۔

* اور نبیرۂ شبیہ شاہ جیلاں حضرت علامہ سید شاہ ولی اللہ احمد ضیا قادری رزاقی سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ ابدالیہ داؤدنگر کی بارگاہ میں منون کرتا ہوں اللہ رب العزت قبول فرمائے۔

* اپیل *

اہل نظر کو اس رسالہ میں کہیں شرعی خامی نظر آئے تو تنقید و تذلیل کا ارادہ کیے بغیر مطلع فرمائیں تاکہ اگلی ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

فقط :۔ رضوان احمد مصباحی خادم رضوی دارالافتا رامگڑھ

****

تصدیق جمیل

احسن الفقہا حضور فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا نوری دامت برکاتہ العالیہ صدر مفتی مرکزی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار۔

بحمدہ سبحانہ تعالی :عزیز گرامی مفتی رضوان احمد مصباحی سلمہ القوی کی تحریر بعنوان ، گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم ،، پڑھا۔الحمدللہ بہت عمدہ تحقیق ہے۔دعا ہے کہ رب قدیر موصوف کی عمر وعلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور اس رسالہ کو مقبول انام کرے۔ آمین ثم آمین

محمد حسن رضا نوری مرکزی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار

شب سوموار ١٦/ جمادی الاخریٰ سنہ ١٤٤٤ھ مطابق ٩/ جنوری سنہ ٢٠٢٣ء

****

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ دن ہے یا مہرِ سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشکِ ختا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کِیا، فرمانِ حق ٹالا کِیا
شکرِ کرم ترسِ سزا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا یا طُوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

****

* گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم *

*نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم :بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ ٱلۡحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًاۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ﴾ صدق اللہ العظیم و بلغنا رسولہ الکریم *

عرف عام میں جس کا اطلاق گانا پر ہوتا ہے اس کا گانا اور سننا ناجائز وحرام ہے اگرچہ فسقیات سے خالی ہوں۔اس کی حرمت کے کئی وجوہات ہیں،ان میں سے چند درج ذیل ہیں!

* اول:۔عورتوں کی آواز پر مشتمل ہونا۔

* دوم:۔مزامیر،سارنگی ڈھول تاشے کا ہونا۔

*سوم:۔اکثر اشعار کا فحش اور کذب پر مشتمل ہونا۔

* چہارم:۔فسقیات کی ترغیب دینا۔

*پنجم:۔عورت کی تعریف وتوصیف پر مبنی اشعار کا ہونا۔

*ششم:۔بغرض لہو ولعب ہونا۔

*ہفتم:۔خواہشات نفسانی سے خالی نہ ہونا۔

*ہشتم:۔ذکر خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غافل ہونا وغیرہ۔

*نہم:۔شرم وحیا اور عریانیت کا عام ہونا۔

* دہم:۔دلوں میں فتنہ وفساد اور نفاق کا پیدا ہونا وغیرہ ذالک۔

****

* گانا گانے اور سننے کی حرمت پر آیت قرآنیہ *

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ ٱلۡحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٞ مُّهِينٞ (قرآن مجید سورۃ اللقمان آیت ٦)

ترجمہ:۔اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (کنزالایمان)

ابواسحاق شیرازی شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب المھذب میں مذکورہ آیت کریمہ کے تحت حدیث نقل کرتے ہیں کہ!

عن ابنِ مسعودٍ: {ومِنَ النّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ الحَدِيثِ قَالَ هوَ واللهِ الغناءُ

ترجمہ:۔حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت کا ارشاد * ومِنَ النّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ الحَدِيثِ سے مراد بخدا گانا ہے۔ (المھذب ٨/٤٣٣٦)

اور امام بخاری کی تصنیف لطیف الادب المفرد میں ہے!

عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ ومِنَ النّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ الحَدِيثِ قال الغناءُ وأشۡباهُهُ

ترجمہ:۔حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول *ومِنَ النّاسِ مَن يَشۡتَرِي لَهۡوَ الحَدِيثِ سے مراد گانا اور اس کے ہم مثل چیزیں ہیں۔ (صحیح الادب المفرد ٦٠٣)

اس آیت کریمہ کی تفسیر اور شان نزول بیان کرتے ہوئے مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی نعیم الدین احمد مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان رقم طراز ہیں!

لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں

ڈالے، کہانیاں اور افسانے اسی میں داخل ہیں۔

شان نزول: یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ سید کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم واسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ لہوالحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں!

لہو ہر اس باطل چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو مشغول کر کے خیر سے روک دے اور ہاں لہو سے مراد رات کو سنائی جانے والی کہانیاں اور غنا ہے۔ (مدارك التنزيل ج۲ص۴۶۸)

اور علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ!

اہل معانی نے کہا اس آیت میں ہر وہ شخص داخل ہے جو لہو ولعب کو اور معازف ومزامیر کو قرآن مجید کے مقابلے میں ترجیح دے۔۔۔۔۔۔جن احادیث میں عید کے ایام میں غنا کی رخصت ہے وہ متروک ہیں، اس زمانے میں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا اسی لیے عید کے دن معازف کو جلانا مستحب ہے۔ (تفسیر تبیان القرآن ج۹ص۲۲۹)

دوسری جگہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُوراً

(سورۃ الإسراء آیت ۶۴)

ترجمہ:۔اور ڈگا دے {بہکا دے} ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لازم باندھ لا (فوجی لشکر چڑھا لا) اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں اور انہیں وعدہ دے اور شیطان انہیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے۔

(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کے تحت علامہ آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالی مفسر قرآن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں!

عن ابن عباس قوله (واستفزز من استطعت منهم بصوتك) كل داع إلى معصية

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ کے قول میں "بصوتك" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو گناہ اور نافرمانی کی طرف بلائے۔ (روح المعاني، تفسیر قولہ تعالیٰ: {واستفزز من استطعت)

اور مفسر قرآن حضرت علامہ نعیم الدین احمد مرادآبادی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں!

وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر۔بعض علما نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔ (خزائن العرفان)

اور علما بیان کرتے ہیں!

ومن المعلوم أن الغناء من أعظم الدواعي إلى المعصية، ولهذا فسر صوت الشيطان به

ترجمہ:۔اور یہ بات مشہور ہے کہ گناہ کی طرف بلانے والی چیزوں میں سب سے بڑھ کر گانا ہے اسی لیے گانے کو شیطان کی آواز سے تفسیر کی گئی ہے۔

تبصرۂ ابو رحمانی

لہوالحدیث والی آیت کریمہ کے شان نزول پر غور کیا جائے تو چھن کر یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب قوم کے کچھ افراد رستم و اسفند یار اور شاہان فارس کی کہانیاں پڑھ سن کر اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر و فکر اور قرآن مجید کی تلاوت سے دور ہو گئے تو گانا اس سے کہیں زیادہ قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے دور اور غافل کرنے کا ذریعہ ہے۔ نیز غور و فکر کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نضر بن حارث بن کلدہ کا یہ عمل ہمارے آقا نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں تھا جیسا کہ اس کے اس جملے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں آؤ میں تمہیں شاہان یہوداہ و فارس کے واقعات سناتا ہوں،، سے ظاہر ہے۔ اللہ اکبر۔ دشمنانِ اسلام کا اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت سے دور کرنے کے یہ نت نئے طریقے، نایاب ہتھ کنڈے اور نبرد آزما سازشیں کس قدر مذموم ہیں اس کا بیان کم لفظوں میں نہایت ہی مشکل ہے۔ بس یوں سمجھا جائے کہ آج کے دور میں گانا دشمنانِ اسلام کے اس میشن کو کامیاب کرنے کا ایک نہایت ہی مؤثر اور کارآمد ہتھ کنڈا ہے۔ لہذا ہر وہ چیز جو گناہ و معصیت کی طرف بلائے، قرآن مجید کی تلاوت سے دور کرے، اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر و فکر سے غافل کرے خواہ وہ گانا ہو یا کچھ اور، خواہ وہ بے مزامیر ہو یا با مزامیر اس کا گانا اور سننا ناجائز و حرام ہے۔

****

گانا گانے اور سننے کی حرمت وقباحت پر احادیثِ مبارکہ

امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی رضی اللہ عنہ نے جامع الصغیر میں یہ روایت نقل کی ہے!

عن عبداللہ بن عمر قال نہی النبی ﷺ عن الغناءِ، والاستماع إلی الغناءِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔ (الجامع الصغیر رقم الحدیث ۹۳۵۹)

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ قزوینی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی سنن ابنِ ماجہ میں یہ حدیث رقم کی ہے!

قال النبی ﷺ: يَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يَسُمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ

ترجمہ:۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے ان کے سروں پر ناچ گانے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو خنزیر اور بندر بنا دے گا۔

(سنن ابن ماجہ/المصنف ۵ ص 107 / اس حدیث شریف کو ابن عساکر نے بھی روایت کی ہے۔)

اور امام ابوعبداللہ محمود بن محمد الحداد نے تخریج الاحیاء میں یہ روایت نقل کی ہے!

عن أبی ہریرۃ: حبُّ الغناءِ ینبتُ النِّفاقَ فی القلبِ کما ینبِتُ الماءَ العشبُ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گانے کی محبت دل میں نفاق پیدا کرتی ہے جیسا کہ پانی گھاس پات اگاتا ہے۔ (تخریج الإحیاء ۱۹۷/)

اور امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی مختصر المقاصد میں یہ حدیث لکھتے ہیں!

عن أنس بن مالك : الغناءُ واللّهوُ ينبتانِ النِّفاقَ فی القلبِ کما ینبتُ الماءُ العشبَ

ترجمہ:۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گانا اور کھیل دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔ (مختصر المقاصد ۶۷۹)

اور امام بیہقی کی روایت میں ہے!

عن إبراهيم النخعي : قال عبدُ اللهِ بنُ مسعودٍ : الغناءُ يُنبتُ النِّفاقَ فی القلبِ

ترجمہ:۔حضرت ابراہیم بن نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (شعب الإیمان ج۴ص۱۸)

امام بیہقی کی دوسری روایت میں ہے!

عن انس رضی الله عنه قال : قال النبی ﷺ : صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالأُخْرَى مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا اور آخرت دونوں میں لعنت کی گئی ہے۔ایک تو خوشی کے موقع پر گانے باجے کی آواز پر، دوسرے مصیبت کے وقت مزامیر اور نوحہ کی آواز پر۔ (رواہ بزار والبیہقی / تحریم آلات الطرب حدیث کو علامہ سیوطی نے جامع الصغیر میں بھی روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

اور نزهة الأسماع میں ہے!

قال ابنُ مسعودٍ : الغناءُ يُنبتُ النفاقَ فی القلبِ کما ینبتُ الماءُ البَقلَ

ترجمہ:۔حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا

ہے جس طرح پانی ساگ پات اگاتا ہے۔ (نزهة الأسماع ۴۴۴)

امام محمد بن علی بن محمد شوکانی رحمہ اللہ تعالی کی روایت میں ہے!

عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه أن النبي ﷺ قال: استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق، والتلذذ بها كفر

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا گانا باجا سننا معصیت ہے، اس کے لیے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔

(نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار، باب ماجاء في آلة اللهو، ۸۱۰۴۔ ط: مصطفىٰ البابي الحلبي الطبعة الثالثة)

اور ایک دوسری روایت میں ہے!

عن ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي ﷺ سمع رجلاً يتغنى من الليل فقال: لا صلوة له، لا صلوة له، لا صلوة له

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات کسی شخص کے گانے کی آواز سنی تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اس کی نماز مقبول نہیں۔

(نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار، باب ماجاء في آلة اللهو، ۸۱۰۴۔ ط: مصطفىٰ البابي الحلبي الطبعة الثالثة

اور علامہ ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالی نے روح المعانی میں یہ حدیث نقل کی ہے!

*عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الليثي قَالَ قال يَزِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ الناقص يا بني أمية إِيَّاكُمْ وَالْغِنَاءَ فَإِنَّهُ ينقصُ الحَيَاةَ وَيَزِيدُ فِي الشهوة وَيَهْدِمُ الْمُرُوءَ، وَإِنَّهُ لينوبُ عَنِ

الْخَمْرِ وَ يَفْعَلُ مَا يفعل السكرُ فَان كُنتُمْ لَا بد فاعلين فَجَنبوه النساء فَإِنَّ الْغنَاءَ دَاعِيَةُ الزنا*

ترجمہ:۔حضرت ابوعثمان لیثی بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ولید ناقص علیہ الرحمہ نے بنوامیہ سے فرمایا: اے بنوامیہ! تم گانے بجانے سے بچتے رہو، کیوں کہ وہ شرم وحیا کو گھٹاتا ہے، نفسانی خواہش کو بڑھاتا ہے، اچھے اخلاق کو ختم کرتا ہے، شراب کا نائب ہے اور جو حرکات وخرافات نشہ کی وجہ سے ہوتی ہیں وہی اس (گانے) سے ہوتی ہیں، اور اگر تم گانا گانے اور سننے کے گناہ میں پڑنا ہی چاہتے ہو تو اپنی عورتوں کو اس سے دور رکھو، کیوں کہ گانا زنا کا داعی ہے۔
(روح المعانی ج2 ص168)

اور صاحب کنز العمال نے روایت کی ہے!

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِي رَضِي اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اسْتَمَعَ إِلى صَوْتِ غِنَاء لَمْ يؤذن أن يَسْتَمَعَ إِلى صَوْتِ الروحانينَ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ وَمَن الروحَانِيُّونَ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ قراء اهلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ:۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قصداً گانا سنا اسے جنت میں روحانین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ملے گی۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! روحانیین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ جنت کے قرا ہیں۔
(کنز العمال ج۱۵ ص۲۲۰ / الجامع لأحکام القرآن ج۱۴ ص۵۳)

انہیں کی دوسری روایت میں ہے!

عَنْ أَنَسٍ مَنْ قَعَدَ إِلى قَيْنَةٍ يَسْتَمِعُ مِنْهَا صَبَ اللهُ فِي أذنيه الأنكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی گانے والی عورت کے پاس بیٹھ

کر گانا سنتا ہے، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دے گا۔
(کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۱)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یمسخ قوم من امتی اخر الزمان قردۃ و خنازیر قالوا یا رسول اللہ و یشھدون انك رسول اللہ وان لا الہ الا اللہ قال نعم ویصلون ویصومون ویحجون قالوا فما بالھم یا رسول اللہ قال اتخذوا المعازف والقینات والدفوف ویشربون ھذہ الاشربۃ فباتوا علی لھوھم و شرابھم فاصبحوا قردۃ و خنازیر

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا آخر زمانہ میں میری امت کی ایک قوم کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواہ وہ اس بات کی شہادت دیتے ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نمازیں پڑھتے ہوں روزے رکھتے ہوں اور حج کرتے ہوں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا کیا جرم ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ عورتوں کا گانا سنیں گے اور باجوں کو بجائیں گے اور شرابیں پئیں گے اسی لہو و لعب میں وہ رات بسر کریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔
(مسند احمد ج ۳ ص ۴۲۲)

اور صاحب روح المعانی فرماتے ہیں!

قال الضحاك الغناء منفدۃ للمال مسخطۃ للرب و مفسدۃ للقلب

حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: گانا مال کو ضائع کرنے، رب العالمین کو ناراض کرنے اور دلوں میں فساد برپا کرنے کا ذریعہ ہے۔ (روح المعانی ج ۲ ۱۶۸)

اور صاحبِ روح المعانی نے ''بیہقی'' کے حوالے سے ابوعثمان لیثی کی روایت نقل کی ہے:

إیاکم والغناء فإنه ینقص الحیاء ویزید فی الشهوة ویهدم المروة

ترجمہ:۔ گانا حیا کو کم کرتا ہے، شہوت میں اضافہ کرتا ہے، مروت اور اخلاق کو تباہ کر دیتا ہے۔

(روح المعانی ٦٨/ ٢١)

اور السرار المرفوعہ میں ہے *عن النبی ﷺ الغناءُ رُقیةُ الزِّنا*

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گانا زنا کا منتر ہے۔ (الأسرار المرفوعة ٢٥١)

علما اس کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں!

وهو من اعظم الاسباب لوقوع الفواحش

یعنی گانا برائیوں میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

(نوٹ) اس کے علاوہ درجنوں کتب احادیث میں اس قسم کی روایات مرقوم ہیں۔

****

تبصرۂ ابورحمانی

مذکورہ بالا احادیث کریمہ میں مطلقاً گانا گانے اور سننے کی ممانعت وارد ہے، وجہ اور علت بھی مسطور ہے کہ گانا گانے اور سننے سے دلوں میں نفاق پیدا ہوتا ہے، بے حیائی بڑھتی ہے، شہوت میں اضافہ ہوتا ہے، اخلاق و کردار تباہ و برباد ہوتا ہے، فسق و فجور بڑھتا ہے، مال و متاع ضائع ہوتا ہے، رب ناراض ہوتا ہے، نمازیں مقبول نہیں ہوتی ہیں، آخرت تباہ ہوتی ہے۔ ہاں بعض روایتوں میں گانے کا ذکر ملتا ہے لیکن ان روایات سے یہ گانا مراد لینا (جو فی زمانہ عرف عام میں مشہور ہے) صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ وہاں پر گانے سے مراد وہ گانا ہے جو

حمد ونعت، اللہ ورسول کے ذکر، خلف وسلف کے تذکرے، حکمت وموعظت، اچھے اخلاق و کردار، اچھی تعلیمات اور باغ و بہار کے اذکار (وغیرہ) پر مشتمل ہو {جس کا اطلاق فی زمانا پڑھنے پر ہوتا ہے} کہ جو گانا حمد ونعت، خلف وسلف کے ذکر، حکمت وموعظت، اچھے اخلاق و کردار، اچھی تعلیمات اور باغ و بہار کے اذکار وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے وہ دلوں میں نفاق نہیں پیدا کرتا ہے، ذہن انسانی میں ہیجان نہیں ڈالتا ہے بلکہ ان مضامین پر پروئے ہوئے اشعار دلوں میں کیف وسرور ابھارتا ہے، اندر میں دبے ہوئے کیفیات کو دوبالا کرتا ہے۔ ان میں سے بعض اشعار کا پڑھنا سننا جائز و مستحسن اور بعض کا مندوب اور بعض کا مباح ہوتا ہے بر خلاف اس گانے کے جو آج کل کے فلمی اسٹار گاتے ہیں، کیوں کہ یہ گانا دلوں میں نفاق بھی پیدا کرتا ہے، اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر وفکر سے غافل بھی کرتا ہے اور اس کے علاوہ کئی فواحشات کا دروازہ بھی کھولتا ہے۔ لہٰذا یہ گانا گانا اور سننا بہر حال ناجائز وحرام ہے۔

****

موجودہ گانا گانے اور سننے کے متعلق ائمہ مجتہدین کے آراء

علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں!

*و ذکر الامام ابو بکر الطرطوسی فی کتابه فی "تحریم السماع" ان ابا حنیفة یکره الغناء و یجعله من الذنوب و کذالك مذهب اهل الکوفة سفیان و حماد و ابراهیم و الشعبی وغیرهم لا اختلاف بینهم فی ذالك ولا نعلم خلافا بین اهل البصرة فی کراهة ذالك والمنع منه انتهی. وکان مراده بالکراهة الحرمة والمتقدمون کثیرا ما یریدون بالمکروه الحرام کما فی قوله

تعالی: (کل ذالك كان سيئة عند ربك مكروها و نقل عليه الرحمة فيه ايضا عن الامام مالك انه نهى عن الغناء و عن استماعه ... فقال انما يفعله عندنا الفساق و نقل التحريم عن جميع من الحنابلة ... وعن عبدالله ابن الامام احمد انه قال سالت ابى عن الغناء فقال ينبت النفاق فى القلب لايعجبنى و قال المحاسبى فى رسالة الانشاء الغناء حرام كالميتة و نقل الطرطوسى ايضا عن كتاب ادب القضاء ان الامام الشافعى رضى الله تعالى عنه قال ان الغناء لهو مكروه يشبه الباطل والمحال من استكثر منه فهو سفيه ترد شهادته و فيه صرح اصحابه العارفون بمذهبه بتحريمه و انكروا على من نسب اليه حله كالقاضى ابى الطيب والطبرى والشيخ ابى اسحاق فى التنبيه وذكر بعض تلامذه البغوى فى كتابه الذى سماه التقريب ان الغناء حرام فعله و سماعه و قال ابن صلاح فى فتاواه بعد كلام طويل فاذن هذا السماع حرام باجماع اهل الحل والعقد من المسلمين انتهى *

ترجمہ:۔ حضرت امام ابوبکر طرطوسی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "تحریم السماع" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ گانا بجانے کو مکروہ (تحریمی) سمجھتے تھے اور اسے گناہ قرار دیتے تھے۔ اور اہل کوفہ میں سے حضرت سفیان، حماد، ابراہیم اور شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ) وغیرہم کا بھی یہی مذہب ہے اور اس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور اس گانے بجانے) کے مکروہ (تحریمی) ہونے اور اس سے منع کرنے میں اہل بصرہ کا بھی کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ (اہل کوفہ و اہل بصرہ) جب کسی چیز کو مکروہ کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اور مقدمین میں سے اکثر (علما) بھی اس سے مراد مکروہ تحریمی لیتے

تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: (ان میں سے ہر بری بات اللہ تعالیٰ کو (سخت) ناپسند ہے) اور انہوں نے اس کتاب میں نقل کیا ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ نے گانا بجانے اور اس کے سننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ گانا بجانا) فاسق وفاجر لوگوں کا کام ہے اور تمام حنابلہ اس گانا بجانے) کو حرام سمجھتے ہیں اور حضرت عبد اللہ بن امام احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (امام احمد بن حنبل) سے گانا بجانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے (جواباً) فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔ اور حضرت محاسبی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ "انشاء" میں فرماتے ہیں کہ گانا بجانا مردار کی طرح حرام ہے۔ نیز طرطوسی نے کتاب "ادب القضاء" کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ (تحریمی) کھیل ہے جو باطل کے مشابہ ہے اور اس میں مشغول ہونے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور عارفین حضرات کا بھی یہی مذہب ہے کہ گانا بجانا حرام ہے اور جن حضرات کی طرف اس کی حلت منسوب ہے مثلاً قاضی ابوطیب، طبری اور شیخ ابواسحاق وغیرہم، انہوں نے اس نسبت کو خلط قرار دیا ہے اور امام بغوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تقریب" میں اپنے بعض شاگردوں کو نصیحت فرمائی کہ گانا بجانا اور اس کا سننا حرام ہے۔ اور ابن صلاح نے اپنے فتاوی میں طویل گفتگو کے بعد کہا ہے کہ امت مسلمہ کے علماے کرام کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ اس گانے بجانے کے سننے کی اجازت دینا بھی حرام ہے۔ (روح المعانی ج ۲۱ ص ۶۹)

اور علامہ بدرالدین عینی حنفی صحیح البخاری کی شرح عمدۃ القاری میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

الغنا (گانے بجانے) کی تحریم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیوں کہ یہ اس لہو ولعب سے ہے جو بالاتفاق مذموم ہے اور رہا وہ غنا جو محرمات سے خالی ہو تو اس کی قلیل مقدار عید شادی اور خوشی

کی تقاریب میں جائز ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ حرام ہے اور اہل عراق کا بھی یہی قول ہے۔۔۔۔امام شافعی کے مذہب میں یہ مکروہ ہے امام مالک کا مشہور مذہب بھی یہی ہے صوفیا کی ایک جماعت نے عید کے دن لڑکیوں کے دف بجانے کی حدیث سے غنا کے مباح ہونے پر استدلال کیا ہے خواہ وہ آلات موسیقی کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر ہو اور ان کا یہ استدلال مردود ہے کیوں کہ ان لڑکیوں کا یہ غنا صرف جنگ اور بہادری کی نظم سے متعلق تھا، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی لیکن جو غنا معروف اور مشہور ہے وہ بے ریش لڑکوں اور عورتوں کے محاسن پر مشتمل ہوتا ہے اور دیگر حرام چیزوں کا بیان ہوتا ہے جو پرسکون آدمی کے دل میں شہوت کا جوش اور ہیجان پیدا کر دیتا ہے اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور صوفیا نے اس کی جو بدعت نکالی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اور جب تم ان کے اقوال اور افعال کو دیکھو گے تو اس میں زندیقی کے آثار پاؤ گے اور اللہ تعالی سے ہی مدد طلب کی گئی ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۱۳۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ ۵ / بحوالہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۲۲۶)

اور علامہ ابنِ عابدین شامی رحمہ اللہ تعالی رد المحتار میں تاتارخانیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

سماع غناء حرام و من اباحه فلمن تخلی عن اللهو و تحلی بالتقوی و احتاج الی ذلك احتیاج المریض الی الدواء وله شرائط ستة ان لایکون فیهم امردا الخ ملخصا و فی الخیریة عن التتار خانیة عن نصاب الاحتساب التغنی و استماع الغناء حرام و من اباحه فلمن تخلی عن الهوی و له شرائط ان لایکون فیهم امرد ولا مرأة ۱۲ الخ ملتقطا۔

ترجمہ:۔ گانا سننا حرام غذا ہے پس جس کسی نے اسے مباح قرار دیا تو یہ اس کے لیے اس

صورت میں ہے کہ کھیل وغیرہ سے خالی ہو اور زیور تقوی سے آراستہ ہو اور اسے اس کی طرف کچھ اس طرح کی احتیاج اور ضرورت ہو جس طرح مریض کو دوا کی احتیاج ہوتی ہے اور اس کے لیے چھ شرائط ہیں، ایک یہ کہ ان میں کوئی بے ریش لڑکا شریک نہ ہو الخ ملخصا، اور فتاوی خیریہ میں تتارخانیہ کے حوالہ سے نصاب الاحتساب سے منقول ہے کہ گانا گانا اور سننا حرام ہے اور جس نے اسے مباح کہا تو یہ اس کے لیے ہے جو نفسانی خواہش سے خالی ہو، اور اس کے جواز کی چھ شرائط ہیں، ایک یہ کہ ان میں کوئی بے ریش لڑکا اور کوئی عورت شریک نہ ہو اھ ملتقطا (ت)

(ارد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ / ۲۲۲) (۲ فتاوی خیریۃ کتاب الکراہۃ والاستحسان دار المعرفۃ بیروت ۲ / ۱۷۹ / بحوالہ فتاویٰ رضویہ ۲۳ / ۷۲۱)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے!

اختلفوا فی التغنی المجرد قال بعضهم انه حرام مطلقاً والاستماع الیه معصیة وهو اختیار شیخ الاسلام ولو سمع بغتة فلا اثم علیه ومنهم من قال لا بأس بان یتغنی یستفید به نظم القوافی والفصاحة ومنهم من قال بجواز التغنی لدفع الوحشة اذا کان وحده ولا یکون علی سبیل اللهو والیه مال شمس الائمة السرخسی ولو کان فی الشعر حکم او عبر أو فقه لا یکره کذا فی التبیین واذا کان فی الشعر صحة المرأة إن کانت امراة بعینها وهی حیة یکره وان کانت میتة لا یکره وان کانت امراة مرسلة لا یکره وفی النوازل قراة شعر الاریب اذا کان فی ذکر الفسق والخمر والغلام یکره

ترجمہ:۔ بغیر ساز کے گانے میں بھی اختلاف ہے بعض فقہا نے کہا یہ مطلق حرام ہے اور اس کا

سننا گناہ ہے شیخ الاسلام کا یہی نظریہ ہے اور اگر بلا قصد سن لیا تو گناہ نہیں ہے۔ بعض فقہا نے کہا ہے فصاحت اور نظم قوافی کے استفادہ کے لیے گانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بعض فقہا نے کہا جب اکیلا ہو تو پریشانی دور کرنے کے لیے گانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ یہ بر سبیل لہو نہ ہو۔ شمس الائمہ سرخسی کا یہی نظریہ ہے اور اگر اشعار میں حکمت عبرت یا فقہ کی بات ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ تبیین میں اسی طرح ہے۔ اور اگر شعر میں کسی زندہ اور متعین عورت کا ذکر ہو تو مکروہ ہے اور اگر فوت شدہ عورت کا ذکر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح غیر معین عورت کا ذکر بھی مکروہ نہیں ہے نوازل میں ہے کہ جب اشعار میں فسق، شراب اور بے ریش لڑکوں کا ذکر ہو تو اس کا گانا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۱)

اقول۔ جس میں فقہا کا اختلاف ہو اس سے اجتناب اولی ہے۔

اسی میں ہے!

قال رحمه الله تعالى السماع والقول والرقص الذى يفعله المتصوفة فى زماننا حرام لا يجوز القصد اليه والجلوس عليه و هووالغناءومزال امير سواء

ترجمہ:۔ شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ گانا اور ہمارے زمانہ کے بناوٹی صوفیوں کا ناچنا حرام ہے، اس کا قصد و ارادہ کرنا اور ایسی محفل میں بیٹھنا ناجائز ہے۔ گانا اور باجا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۲)

****

تبصرۂ ابورحمانی

مذکورہ بالا تشریحات کی روشنی میں موجودہ دور کے گانے کا جائزہ لیا جائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جو اس کی حرمت کا باعث ہے بلکہ کبھی کبھی اس میں وہ چیز بھی پائی جاتی ہے جو انسان کو کفر کی جانب کھینچ کر لے جاتا ہے۔ مثلاً: گانے میں عورت یا امرد کی صوت، مزامیر ڈھول باجے تاشے کا زور، رقص وسرور کا ڈور، ہوس وعریانیت کی بول، کذب و فحش کا قول، بے حیائی کا شور، دلوں میں نفاق کا مور، ذہن وفکر میں شہوت وجوش کا موج، اللہ ورسول کے ذکر سے غفلت، قرآن کی تلاوت سے بے رغبت، فسق و فجور کی شدت، بر بنائے جھل ناجائز اشعار سے تلذذ، کفریہ کلمات سے لطف اندوز ہوکر دولت ایمان سے برگشتگی وغیرہ ذالک۔ لہذا موجودہ دور کے گانے گانا اور سننا ناجائز وحرام ہی ہوگا خواہ وہ کسی بھی مضمون کا حامل ہو۔ یہ بات میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہنے اور لکھنے کی جسارت کررہا ہوں کیوں کہ جس طرح گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے سے کبیرہ ہوجاتا ہے یوں ہی امر مباح پر اصرار کرنے سے گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ امام غزالی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ!

جس طرح کہ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے سے کبیرہ ہوجاتا ہے اس طرح مباح پر اصرار کرنے سے گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔ مثلا زنگیوں اور حبشیوں کے پیچھے پڑا رہنا اور ان کے کھیل تماشے ہمیشہ دیکھنا ممنوع ہے اگرچہ اصل ممنوع نہیں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبشیوں کا تماشہ دیکھا ہے۔ (احیاء العلوم ج۲ ص۵۰۰)

لہذا ارباب علم ودانش کی بارگاہ میں بڑے ہی ادب واحترام کے ساتھ عرض ہے کہ موجودہ

دور کے گانے کے اشعار و کلام کو مختلف اقسام و انواع کے مابین متنوع و منقسم کر کے اسے فروغ نہ دیا جائے۔ ورنہ یہ عوام کالانعام مباح کا چکر لگاتے لگاتے کب کفر کے دلدل میں پھنس جائے گی اس کا اندازہ لگانا بڑا ہی مشکل ہوگا۔

****

* گانا گانے اور سننے کے متعلق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نظریہ *

مجدد دین وملت امام اہل سنت حضور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ!

سماع مجرد بے مزامیر، اس کی چند صورتیں ہیں:

* اول * رنڈیوں، ڈومنیوں، محل فتنہ امردوں کا گانا۔

* دوم * جو چیز گائی جائے معصیت پر مشتمل ہو، مثلاً فحش یا کذب یا کسی مسلمان یا ذمی کی ہجو یا شراب وزنا وغیرہ فسقیات کی ترغیب یا کسی زندہ عورت خواہ امرد کی بالیقین تعریف حسن یا کسی معین عورت کا اگرچہ مردہ ہو ایسا ذکر جس سے اس کے اقارب احبا کو حیا و عار آئے۔

*سوم * « بطور لہو ولعب سنا جائے اگرچہ اس میں کوئی ذکر مذموم نہ ہو۔

تینوں صورتیں ممنوع ہیں الاخیرتان ذاتا والاولی ذریعۃ حقیقۃ (آخری دو بلحاظ ذات اور پہلی درحقیقت ذریعہ ہے۔ت)

ایسا ہی گانا لہو الحدیث ہے اس کی تحریم میں اور کچھ نہ ہو تو صرف حدیث کل لعب ابن ادم حرام الا ثلثۃ (ابن آدم کا ہر کھیل حرام ہے سوائے تین کھیلوں کے۔ت) کافی ہے،

(اجامع الترمذی ابواب الجہاد باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۹۷)

(سنن ابن ماجہ ابواب الجہاد باب فی الرمی فی سبیل اللہ ص ۲۰۷) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۸۱)

دوسری جگہ رقم طراز ہیں!

* گانا گانا اور سننا حرام ہے اور جس نے اسے مباح کہا تو یہ اس کے لیے ہے جو نفسانی خواہش سے خالی ہو، اور اس کے جواز کی چھ شرائط ہیں، ایک یہ کہ ان میں کوئی بے ریش لڑکا اور کوئی عورت شریک نہ ہو واھ ملتقطا (ت)*۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۵۴۳)

بالفرض مان لیا جائے کہ فی زماننا جو گانا گایا اور سنا جاتا ہے وہ مزامیر سے خالی ہو، اس میں عورت اور امرد کا دخل نہ ہو، نہ ہی گانے سے لہو ولعب مقصود ہو، اور نہ ہی اس کے کلام ناجائز اشعار پر مبنی ہوں پھر بھی عوام الناس ایسے گانا گانے اور سننے سے منع کیے جائیں گے کیوں کہ مباح کلام کے گانے گانے اور سننے میں اس بات کا حد درجہ اندیشہ ہے کہ مغنی وسامع اس کے عادی ہو جائیں گے اور اس کا عادی ہونا خود ایک بڑا گناہ ہے جیسا کہ احیاء العلوم کے حوالے سے مذکور ہوا۔ نیز کلام غنا کے سارے اشعار مباح بھی نہیں ہوتے بلکہ اس میں بعض مباح اور بعض ناجائز وحرام اور بعض تو کفر کے متحمل ہوتے ہیں جس کا امتیاز کر پانا عوام تو در کنار بعض خواص کو بھی مشکل ہوتا ہے، لہٰذا مطلقاً گانا سننے اور گانے سے منع کیے جائیں گے۔

چنانچہ! اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام اہل سنت حضور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ!

* ان کے علاوہ وہ گانا جس میں نہ مزامیر ہوں نہ گانے والے محل فتنہ، نہ لہو ولعب مقصود نہ کوئی ناجائز کلام بلکہ سادے عاشقانہ گیت، غزلیں، ذکر باغ وبہار وخط وخال ورخ وزلف وحسن وعشق وہجر ووصل ووفائے عشاق وجفائے معشوق وغیرہا امور عشق وتغزل پر مشتمل سنے جائیں تو فساق وفجار واہل شہوات دنیہ کو اس سے بھی روکا جائے گا، وذلک من باب الاحتیاط القاطع

ونصح الناصح وسد الذرائع المخصوص بہ ھذا الشرع البارع والدین الفارغ ۔ یہ رکاوٹ یقینی احتیاط کے باب سے ہے اس میں خیر خواہ کی خیر خواہی اور ذرائع کی روک تھام موجود ہے جو اس یکتا وفائق شریعت اور خوب صورت دین سے مخصوص ہے۔(ت)* (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۸۱)

****

تبصرۂ ابو رحمانی

جب امام اہل سنت حضور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایسے سادہ عاشقانہ گیت وغزل گانے اور سننے سے احتیاطاً منع فرمایا ہے جو ناجائز کلام سے منزہ ہو۔تو موجودہ دور کے وہ گانے جن میں اکثر معشوقہ کے حسن وجمال، اس کے خدوخال، زلف وزنجیر، وصل وہجر اور وفائے عشاق اور جفائے معشوق ہی کا تذکرہ ہو، سادے عاشقانہ گیت، باغ وبہار اور غزلیات پر مشتمل کلام شاذ ونادر ہوں، اور کچھ کلام واشعار ایسے پھوہڑ اور بے ہودہ ہوں کہ حیا کو بھی حیا آجائے، ایسے گانا گانے اور سننے کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟ یہ تو ایک طرح سے مفاسد کا باب کھولنا لازم آئے گا۔لہذا ہر حال میں موجودہ گانے کے اشعار وکلام کو گانے اور سننے سے ممانعت کا ہی حکم عائد ہوگا اگرچہ فسقیات سے مبرا ہو۔

****

کس قسم کے اشعار دف یا بغیر دف کے سننا جائز ہے

ابتدائے اسلام میں اشعار پڑھنے کی اصطلاح کو بھی غنا{ گانا} سے تعبیر کیا جاتا تھا لیکن فی زماننا اصطلاحات کی تعبیرات مختلف ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بھی گانا بولا جاتا ہے تو ذہن بالی ووڈ اور ہالی ووڈ کے گانے کی طرف متبادر ہوتا ہے اور جب پڑھنا بولا جاتا ہے تو ذہن حمد ونعت

اور منقبت کی طرف جاتا ہے نہ کہ گانے کی طرف۔ {اگر ایسا نہیں ہوتا تو آج اتنا واویلا نہیں مچتا} میں نے گزشتہ سطور میں گانا گانے اور سننے کا شرعی حکم رقم کر دیا ہے۔ اب یہاں پر اشعار پڑھنے کا حکم رقم کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

جمہور علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اچھے اشعار کا پڑھنا شرعاً محمود اور برے اشعار کا پڑھنا مذموم ہے۔

چنانچہ علامہ ابوعبداللہ قرطبی مالکی متوفی ٦٦٨ فرماتے ہیں:

ان احادیث اور ان کے علاوہ دیگر احادیث اور آثار (جو ماسبق میں بیان ہوئے) کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ غنا حرام ہے۔ غنا سے مراد وہ معروف غنا ہے جس سے دلوں میں تحریک پیدا ہوتی ہے اس سے عشق میں جولانی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے اشعار میں عورتوں کا اور ان کے حسن کا ذکر ہو اور ان کی خوبیوں کا بیان ہو اور شراب اور دیگر محرمات کا ذکر ہو تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیوں کہ یہ لہو ہے اور مذموم غنا ہے اور جو اشعار ان چیزوں سے خالی ہوں ان کی تقلیل مقدار کو خوشی کے ایام میں گانا جائز ہے مثلاً شادی اور عید کے ایام میں اور سخت مشقت کے کاموں کی مشقت کو سرور سے زائل کرنے کے قصد سے جیسا کہ خندق کھودنے کے موقع پر تھا یا جیسا کہ حبشی غلام انجشہ اور سلمہ بن اکوع نے اونٹوں کو چلاتے وقت غنا کیا۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۵۳)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح البخاری میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں!

*حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بن الاكوع قال خرجنا مع رسول الله ﷺ الى خيبر فَسِرنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الأَكوع أَلا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ

رَجُلا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ : اللهُمَّ لَوْلا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا : ولا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا : فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا : وبتُ الأَقْدَامَ إِنْ لاقينا : والقِينُ سَكِينَةً عَلَيْنَا : إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا : وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا !*

ترجمہ:۔امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: ہمیں قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا: ہمیں حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی از یزید بن ابی عبید از سلمہ بن الاکوع، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف گئے، ہم نے رات کو سفر کیا، پس قوم میں سے ایک مرد نے عامر بن الاکوع سے کہا کہ تم ہم کو اپنے کچھ اشعار سناؤ اور عامر ایک شاعر مرد تھے۔ پس وہ اونٹ سے اتر کر اپنے شعر گا کر سنانے لگے، اور وہ کہہ رہے تھے اے اللہ! (بالفرض) اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہم تجھ پر فدا ہیں، ہم نے جو اپنے گناہ کیے تھے تو ان کو معاف فرما دے اور اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ہم کو ثابت قدم رکھ سکون ڈال اور بے شک جب ہم کو جہاد کے لیے بلایا جاتا ہے تو ہم حاضر ہو جاتے ہیں اور دشمن نے بھی پکار کر ہم سے نجات چاہی ہے۔

اسی میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خندق کے دن مٹی کھود رہے تھے حتی کہ آپ کا پیٹ خاک آلود ہو گیا اور آپ یہ منظوم کلام پڑھ رہے تھے!

*واللہ لو لا اللہ ما اھتدینا : ولا تصدقنا ولا صلینا *

ترجمہ:۔اللہ کی قسم اگر اللہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

فانزلن سکینۃ علینا : وثبت الاقدام ان لاقینا :

ترجمہ:۔ پس تو ہم پر طمانیت نازل فرما اور دشمن کے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔

*ان الأولی قد بغوا علینا : ان ارادوا فتنة ابینا *

ترجمہ:۔ بے شک پہلوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اگر وہ ہم کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کریں گے تو ہم انکار کریں گے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابینا ابینا کا تکرار کرتے اور اس پر آواز کو بلند فرماتے۔ (یہاں پر حوالہ ہے جو صاف نظر نہیں آتا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ کے گرد خندق کھود رہے تھے اور اپنی پیٹھوں پر رکھ کر مٹی نقل کر رہے تھے اور یہ منظوم کلام پڑھ رہے تھے!

*نحن الذین بایعوا محمدا : علی الجهاد ما بقینا ابدا *

ہم وہ ہیں جنہوں نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے ہوئے فرماتے!

*اللهم انه لا خیر الا خیر الآخرة : فبارك فی الانصار والمهاجرة: *

ترجمہ:۔ اے اللہ! اچھائی تو صرف آخرت کی اچھائی ہے سو تو انصار اور مہاجرین میں برکت نازل فرما۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۳۱۰۰ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۸۰۵ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۱۳۸۵۷ مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۷۸۷)

علامہ بدر الدین عینی حنفی نے ان احادیث کی شرح میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کو کفار کے خلاف شجاعت پر ابھارنے کے لیے اشعار اور رجزیہ کلام پڑھنا جائز ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۸۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱)

نیز انہوں نے لکھا ہے کہ مشقت زائل کرنے کے لیے اور کسی کام کو خوشی سے کرنے کے لیے اشعار پڑھنا جائز ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۳۸)

امام ابوالفرج عبدالرحمان ابن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ تشریف لائے تو آپ کی نعت میں اہل مدینہ نے یہ اشعار پڑھے:

طلع البدر علینا: من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا: ما دعی للہ داع

یعنی ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ۔ مدینہ کے جنوب کی گھاٹیوں سے۔ ہم پر شکر کرنا واجب ہے۔ جب تک کوئی دعا کرنے والا اللہ سے دعا کرتا رہے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۲ ص ۲۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس قسم کے اشعار وہ لوگ مدینہ میں پڑھتے تھے اور بسا اوقات ان اشعار کو دف کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اسی جنس کے اشعار سے یہ حدیث ہے:

عن عائشة أم المؤمنين قالت: أنّ أبا بَكْرٍ رضی الله عنه، دَخَلَ عَلَيْها، وعِنْدَها جارِيَتانِ فی أيّامِ مِنًى تُغَنِّيانِ، وتُدَفِّفانِ، و تَضْرِبانِ، والنبیُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بثَوْبِهِ، فانْتَهَرَهُما أبو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النبیُّ ﷺ عن وجْهِهِ، فَقالَ: دَعْهُما يا أبا بَكْرٍ، فإنّها أيّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا ابابكر ان لكل قوم عِيدًا وَهَذَا عِيْدُنَا

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس ایام میں دو بچیاں تھیں جو دف بجا رہی تھیں اور جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کپڑا اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے

تھے حضرت ابوبکر نے ان بچیوں کو ڈانٹا اور کہا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مزمار شیطان بجا رہی ہو! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے کو کھولا اور فرمایا: اے ابوبکر ان کو چھوڑ دو، کیونکہ یہ عید کے ایام ہیں اور ایک روایت میں ہے اے ابوبکر ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۹۵۲،۱۹۴۹ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۸۹۲ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۸۹۸)

امام ابن امام جوزی فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ لڑکیاں کم عمر تھیں کیونکہ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں اور وہ لڑکیاں آ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلتی تھیں۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وضاحت فرمائی کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے جیسے غیروں کی عید نیروز ہے اور یہ دن ہماری عید کا دن ہے اور شرعا خوشی کا دن ہے سو اتنی مقدار میں خوشی کے دن غنا کا انکار نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ وہ غنا نہیں ہے جو دلوں میں فسق و فجور کی آگ بھڑکاتا ہے۔

(عمدۃ القاری ج ص ۱۳۹۱ بیروت ۱۳۲۱ھ)

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہے: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ سرور شرعی کا دن ہے اور اس دن اتنی مقدار میں غنا کا انکار نہیں کیا جاتا جیسا کہ شادی کے موقع پر انکار نہیں کیا جاتا۔

(فتح الباری ج ۳ ص ۱۹ دار الفکر ۱۳۲۰ھ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کی شادی انصاری لڑکے سے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ

نے فرمایا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا لوگوں نے کہا جی آپ نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا جی نہیں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار ایسے لوگ ہیں جنہیں گانے کا شوق ہے کاش تم اس کے ساتھ اس کو بھیجتے جو یہ گاتا:

*اتینا کم اتینا کم :فحیانا وحیا کم *

*ترجمہ:۔ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں سو اللہ تمہیں بھی زندہ رکھے اور ہمیں بھی زندہ رکھے۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۹۰۰ مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۹۱ السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث: ۱۲۵۱۳ المعجم الاوسط رقم الحدیث ۱۶۱۹۴ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۳۹۴ مشکوٰۃ رقم الحدیث: ۱۳۱۵۵ اس حدیث کی سند ضعیف ہے مگر اس کی تائید صحیح البخاری میں ہے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک لڑکی کی انصار کے ایک مرد کی طرف رخصتی کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے ساتھ لہو (گانا بجانا) نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو لہو اچھا لگتا ہے۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث ۱۲۳۔۔۔/ ماخوذ و مستفاد تبیان القرآن ج ۹ ص ۲۲۶ تا ۲۳۵)

****

تبصرۂ ابو رحمانی

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہوتا ہے کہ ایسے جائز اور مباح اشعار و کلام جس میں حمد باری تعالیٰ، نعت رسول خدا، عظمت صحابہ، رفعت اولیا، شان علما، وعظ و نصیحت اور ذکر و فکر آخرت ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز و مباح ہے یوں ہی کام کی عسرت سے راحت، وزن اٹھانے کی

تکلیف سے تسکین جان، سواریوں کو ہانکنے میں تعجیل مقصود ہو تو ایسے کلام کا پڑھنا جائز و درست ہے جو فواحش سے خالی ہو بلکہ حسن نیت سے ہو تو مستحب و مستحسن۔ لیکن ایسے کلام و اشعار کو بھی ہر کوئی ہر کسی کے سامنے نہیں پڑھ سکتا مثلاً نامحرم عورت یا امرد کا اجنبی مردوں کے سامنے، کہ ناجائز ہے۔ ہاں مرد مرد کے سامنے، عورت عورت کے سامنے، عورت اپنے شوہر کے سامنے، باندی اپنے آقا کے سامنے پڑھ سکتی ہے کہ اصلا ممانعت نہیں۔ واضح رہے کہ جس حدیث شریف میں عید کے دن بچیوں کا دف کے ساتھ گانے کا ذکر ہے؛ تو شارحین نے اس کا جواب یہ لکھا ہے کہ وہ کم سن بچیاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں تھیں، جو احکام شرع کے مکلف نہیں تھیں۔

****

* ایام سرور مثلاً شادی بیاہ اور ختنہ کے موقع پر دف بجانے کا حکم *

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ترمذی شریف میں یہ حدیث نقل کی ہے!

عن محمد بن حاطب قال: قال رسول اللہ ﷺ: فصلُ ما بینَ الحرامِ والحلالِ الدُّفُّ والصوتُ

حضرت محمد بن حاطب الجمحی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حرام اور حلال کے درمیان فرق دف اور آواز ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۰۸۸ سنن النسائی رقم الحدیث ۳۳۶۹-۳۳۷۰ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۸۹۹ مسند احمد ج ۳ ص ۔۔۔۔ المستدرک ج ۲ ص ۱۸۴ سنن کبری للبیہقی ج ۷ ص ۲۸۹)

ایک دوسری حدیث میں ہے!

عن عائشة أم المؤمنين: أعلِنُوا هذا النكاحَ واجعلوهُ في المساجدِ واضربُوا عليهِ بالدفوفِ

ترجمہ:۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نکاح کا اعلان کرو اور اس کو مساجد میں منعقد کرو اور اس پر دفوف (دف کی جمع) بجاؤ۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۰۸۰ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۸۹۵ سنن کبری)

اور سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے!

عن الربيع بنت معوذ بن عفراء : دخَلَ عليَّ رسولُ اللهِ ﷺ صَبيحةَ عُرْسي وعندي جاريتانِ يتغَنَّيتانِ، وتَندُبانِ آبائي الذين قُتِلوا يومَ بَدْرٍ، و تقولانِ فيما تقولانِ: وفينا نبيٌّ يعلَمُ ما في غَدٍ. فقال: أمّا هذا فلا تقولوه، ما يعلَمُ ما في غَدٍ إلّا اللهُ

ترجمہ:۔ربیع بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ شب زفاف کو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس اس طرح بیٹھ گئے جس طرح تم میرے پاس بیٹھے ہو اس وقت بچیاں دف بجا رہی تھیں اور میرے جو آباء غزوہ بدر میں شہید کیے گئے تھے ان کا مرثیہ گا رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک نے یہ مصرع پڑھا: *وفينا نبي يعلم ما في غد* ترجمہ: اور ہم میں ایسے نبی موجود ہیں جو (از خود) غیب کو جانتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اس مصرع پر چپ رہو اور وہی پڑھو جو اس سے پہلے پڑھ رہی تھیں۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۱۳۹۳ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث

۱۸۹۷ سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۹۰ مسند احمد ص ۳۵۹ السنن الکبری للنسائي رقم الحدیث ۱۵۸۷۸ المعجم الکبیر ۲۳ رقم الحدیث: ۱۹۸)

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

اس حدیث سے مستفاد ہوا کہ شادی کی صبح کو دف بجانے کی آواز کو سننا جائز ہے اور مخلوق میں سے کسی ایک کی طرف بھی علم غیب کی نسبت کرنا مکروہ ہے۔

(فتح الباری ج ۱ ص ۵۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۳۳۰ھ)

کیونکہ جب علی الاطلاق کسی کی طرف علم غیب کی نسبت کی جائے تو اس سے متبادر علم غیب بالذات ہوتا ہے اعلیٰ حضرت نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ (الملفوظ ج ۳ ص ۴۷ نوری کتب خانہ لاہور)

اسی لیے جو لڑکیاں یہ مصرع پڑھ رہی تھیں آپ نے انہیں اس مصرع پر خاموش ہونے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کو مکروہ لکھا ہے لیکن بہر حال مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کرنا کفر و شرک نہیں ہے ورنہ آپ ان لڑکیوں کو توبہ کرنے کا اور دوبارہ ایمان لانے کا حکم دیتے۔

اور حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

اس حدیث سے یہ مستفاد ہوا کہ شادی کی صبح کو دف بجانا اور اس کا سننا جائز ہے اور جو علما اس کو منع کرتے ہیں وہ اس کو ابتدائے اسلام پر محمول کرتے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص مخلوق میں سے کسی کی طرف علم غیب کی نسبت کرے اس کو منع کرنا چاہیے۔

(عمدۃ القاری ج ۷ ص ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۳۲۱ھ)

امام ابو الفرج عبد الرحمان بن محمد بن علی بن جوزی۔۔۔۔متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

عید شادی اور دیگر خوشی کی تقاریب میں قلیل مقدار میں دف بجا کر اس قسم کے اشعار پڑھنا امام احمد بن حنبل کے نزدیک جائز ہے اسی طرح وہ اشعار جو وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوں وہ بھی امام احمد کے نزدیک جائز ہیں امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا ایسے اشعار جن میں دلوں کو نرم کرنے کا اور جنت اور دوزخ کا ذکر ہوا یا ان کو پڑھنا جائز ہے؟ امام احمد نے کہا کوئی اس قسم کا شعر سناؤ تو سائل نے یہ اشعار پڑھے:

اذا ما قال لی ربی و تخفی الذئب من خلق

وبالعصیان تاتینی اما استحییت تعصینی

ترجمہ:۔ جب مجھ سے میرا رب فرمائے گا تجھ کو حیا نہیں آتی تو میری نافرمانی کرتا ہے اور تو میری مخلوق سے گناہ کو چھپاتا ہے اور ان گناہوں کے ساتھ میرے پاس آتا ہے۔

امام احمد نے کہا یہ شعر مجھے پھر سناؤ وہ بار بار کر کے یہ شعر سنتے رہے پھر جب وہ گھر گئے تو خود یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اور رہے وہ اشعار جو کہ مرثیہ پڑھنے والے اور نوحہ کرنے والے پڑھتے ہیں اور خود بھی آواز سے روتے ہیں اور لوگوں کو بھی آواز سے رلاتے ہیں تو ایسے اشعار پڑھنا اور لوگوں کو آواز سے رلانا ناجائز اور حرام ہے۔

****

*تبصرۂ ابو رحمانی

مذکورہ بالا احادیث و آثار سے یہی ظاہر ہے کہ ایام سرور مثلاً عید، شادی بیاہ، ولیمہ اور ختنہ وغیرہ کے موقع پر مباح کلام و اشعار کا دف کے ساتھ یا بغیر دف کے پڑھنا اور سننا جائز و مباح ہے، بشرطیکہ خلاف شرع امور پر واقع نہ ہو۔ مگر ایام سرور کے علاوہ میں دف بجانے کی

قطعاً اجازت نہ ہوگی کہ جہاں دف بجانے کی اجازت ورخصت پر احادیث وارد ہیں وہیں اس کی ممانعت پر آثار واحادیث اور اقوالِ فقہا بھی وارد ہیں!

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے!

عن عبد اللہ بن عباس قال: قال رسول اللہ ﷺ: الدُّفُّ حرامٌ، والمعازفُ حرامٌ، والکُوبۃُ حرامٌ، والمزمارُ حرامٌ

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دف، معازف، طبل اور مزمار بجانا حرام ہے۔ (تحریم آلات الطرب ۹۲)

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب کنز العمال میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں!

*عنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ عمرو بن قُرَّہ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ- كتبت على التفوق فَلَا آرَانِي ارزق الا من دُنِي بِكَفِي فَتَاذَن لى فِي الْغنَاءِ مِنْ غَيْرِ فَاحِشَةٍ ؟ قَالَ لَا أَذَنُ لَكَ وَلَا كَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ كَذَبْتَ اى عدو الله) لَقَد رَزَقَ اللهُ حَلَالًا طَيبا . فاخترت مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ مِنْ رِزْقِهِ مَكَانَ مَا اَحَلَ اللهُ لكَ مِنْ حَلَالِه (الى قوله) قم عنى وَتُب إلى الله

ترجمہ:۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ: میں بڑا بد بخت ہوں، کیوں کہ میں اپنے ہاتھ سے دف بجا کر روزی حاصل کرتا ہوں، تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ (دف) بجا کر ایسا گانا گالیا کروں جو فحش و بیہودہ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کام کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ذلیل ہو۔ اے اللہ کے دشمن تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں

حلال اور پاکیزہ رزق کمانے کی صلاحیت بخشی ہے مگر تم نے حلال روزی کی بجائے حرام کو اختیار کرلیا ہے، سو اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کرو۔

(کنز العمال ج ۲۵ ص ۲۲۱)

اور ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی نے المصنف میں یہ حدیث نقل کی ہے!

عَنْ شُرَيحٍ أَنَّهُ سَمِعَ صَوت دَفٍ فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دَف

ترجمہ:۔ حضرت شریح رضی اللہ عنہ نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: جس گھر میں دف ہو اس میں رحمت و استغفار کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (المصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۲)

اور علامہ عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے روایت کی ہے کہ!

عن ابن سيرين ان عمر بن الخطاب كان إذا سمع صوتا او دفا فقال ما هو فاذا قالوا عرس او ختان صمت. وفي رواية أخرى؛ وان كان في غيره عمده بالدرة

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ سیریں رضی للہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی للہ عنہ جب کوئی گانے یا دف کی آواز سنتے تو دریافت کرتے کہ یہ گانا بجانا کیوں ہو رہا ہے؟ جب آپ کو بتایا جاتا کہ یہ شادی یا ختنہ کی محفل ہے تو پھر آپ سکوت اختیار کر لیتے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر کوئی دوسرا موقع ہوتا تو اس کو درہ سے سزا دینے کا ارادہ کرتے۔

(المصنف لابن عبدالرزاق ولابن أبي شيبة ج ۱۱ ص ۵ / ج ۳ ص ۳۲۱ / بحر الرائق ج ۷ ص ۸۸)

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں!

استماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام

دف، بانسری اور دیگر آلات موسیقی کی آواز سننا حرام ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۷۹)

علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اما الذی یضرب شیئا من الملاھی فأنه ینظر ان لم یکن مستشنعا فالقصب والدف ونحوه لا بأس به ولا تسقط عدالته و ان کان مستشنعاً کالعود ونحوه سقطت عدالته لانه لا یحل بوجه من الوجوه

ترجمہ:۔ جو شخص گانے بجانے کے آلات میں مشغول رہتا ہے اگر وہ آلات مذموم نہیں ہیں جیسے شاخ اور دف تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس شخص کی عدالت ساقط نہیں ہوگی اور اگر وہ آلات مذموم ہوں جیسے سارنگی وغیرہ تو اس کی عدالت ساقط ہو جائے گی کیونکہ یہ آلات کسی اعتبار سے حلال نہیں ہیں۔ (بدائع الصنائع ج ٦ ص ٢٦٩)

پس مذکورہ عبارات سے واضح ہوا کہ جس چیز کی اجازت جہاں تک ہو بس اس کی حد وہیں تک ہے اس سے تجاوز جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

****

مباح کلام پڑھنے اور سننے کے متعلق اکابر علمائے کرام کے نظریات

میں نے پچھلے سطور میں لکھا ہے کہ فی زماننا گانا گانے اور کلام پڑھنے کی اصطلاح الگ الگ ہیں، گانے اور پڑھنے کی اصطلاح ایک نہیں ہے، میری اس بات کی تائید امام اہل سنت مجدد دین و ملت حضور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی درج ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ چناں چہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ!

* اس چیز کا بیان تھا جسے عرف میں گانا کہتے ہیں (یہاں پیشتر عبارت میں گانا گانے کی حرمت کا ذکر ہو چکا ہے) اور اگر اشعار حمد و نعت و منقبت و وعظ و پند و ذکر آخرت بوڑھے یا جوان مرد خوش الحانی سے پڑھیں اور بہ نیت نیک سنے جائیں کہ اسے عرف میں گانا نہیں بلکہ پڑھنا

کہتے ہیں تو اس کے منع پر شرع سے اصلا دلیل نہیں۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے خاص مسجد اقدس میں منبر رکھنا اور ان کا اس پر کھڑے ہو کر نعت اقدس سنانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصحابہ کرام کا استماع فرمانا خود حدیث صحیح بخاری شریف سے واضح اور عرب کے رسم حدی زمانہ صحابہ وتابعین بلکہ عہد اقدس رسالت میں رائج رہنا خوش الحانی رجال کے جواز پر دلیل لائح، انجشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حدی پر حضور والاصلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ نے انکار فرمایا بلکہ بلحاظ عورات یا انجشہ رویدالاتکسر القواریر ارشاد ہوا کہ ان کی آواز دلکش ودل نواز تھی عورتیں نرم و نازک شیشیاں ہیں جنہیں تھوڑی ٹھیس بہت ہوتی ہے، غرض مدار کار تحقق وتوقع فتنہ ہے، جہاں فتنہ ثابت وہاں حکم حرمت، جہاں توقع واندیشہ وہاں بنظر سد ذریعہ حکم ممانعت، جہاں نہ یہ نہ وہ، نہ یہ نہ وہ بلکہ بہ نیت محمود استحباب موجود۔ بحمد اللہ تعالی یہ چند سطروں میں تحقیق نفیس ہے کہ ان شاء اللہ العزیز حق اس سے متجاوز نہیں۔

نسأل اللہ سوی الصراط من دون تفریط والافراط

ہم اللہ تعالی سے سیدھی راہ کا سوال کرتے ہیں جو افراط وتفریط سے محفوظ ہو، اللہ تعالی راہ صواب کو خوب جاننے والا ہے۔ (ت)

(صحیح مسلم کتاب القدر باب رحمۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ / ۲۵۵)

(فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۸۵)

اور ایک دوسری جگہ رقم طراز ہیں!

شوافع اور مالکیہ کے ایک گروہ نے فرمایا ان میں سے امام اذرعی نے توسط میں اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا: راگ، گانا اور سننا، اس کی دو قسمیں ہیں۔

* پہلی قسم :۔ وہ ہے جس کے استعمال کی لوگوں کو عادت ہے کوئی کام کرتے ہوئے بھاری وزن اٹھاتے ہوئے ، سفر طے کرتے ہوئے بیابان سے گزرتے ہوئے سواریوں کو تیز قدم کرنے کے لیے دیہاتیوں کا حدی خوانی کرنا ، اپنا دل بہلانے اور تسکین وراحت پہنچانے کے لیے خوش الحانی کے ساتھ نغمہ سنج ہونا اور اشعار پڑھنا بشرطیکہ فحش گوئی پر مبنی نہ ہو یہ ہرگز منع نہیں ، عورتوں کا بچوں کو بہلانے اور سلانے کے لیے لوریاں دینا ، گیت الاپنا اور باندیوں کا کھیل تماشا کرنا بوجہ حد سے تجاوز نہ کرنے کے جائز ہے ۔ حد سے تجاوز کرنے سے مراد شراب کی تعریف ، گانے والی عورتوں کا تذکرہ وغیرہ ہے ۔ یہ امور اگر نہ ہوں تو حدی خوانی کے جائز ہونے میں کوئی شبہہ نہیں ، اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں بلکہ بعض حالات میں یہ فعل مندوب ہوتا ہے یعنی اچھے کام کے لیے راغب کرے جیسے حج ، جہاد وغیرہ میں حدی خوانی یہی وجہ ہے کہ تعمیر مسجد نبوی اور خندق کھودے جانے کے موقع پر خود آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام نے اشعار پڑھے اور نہ صرف ان دو موقعوں پر بلکہ ان کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی آپ نے اور آپ کے صحابہ نے رجزیہ اشعار پڑھے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انصار کی خواتین کو یہ حکم فرمایا تھا کہ اپنی شادیوں میں عمدہ اشعار پڑھا کریں ہم تمھارے پاس آئے ہم تمھارے پاس آئے اللہ تعالی ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمھیں بھی زندہ رکھے اسی طرح ان اشعار کا استعمال بھی جائز ہے جو دنیا سے رغبت ہٹا کر آخرت کی رغبت دلانے والے ہوں ، اسی قسم کے اچھے اشعار پڑھنا بہترین وعظ ہے اور باعث اجر و ثواب ہے اور اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے جو امام موصوف نے اس قسم کی نفی کی خلاف کیا کہ علامہ ابن عبد البر وغیرہ نے کہا کہ حدی خوانی اور اس کے سننے کے مباح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں یہ وہ اشعار گوئی اور حدی خوانی ہوتی تھی جو اونٹوں کو ہانکتے وقت ان کے پیچھے

پیچھے کی جاتی تھی بجز رجز وغیرہ کے، اور مقصد یہ ہوتا تھا کہ اونٹوں کو چلنے میں خوش اور چست رکھا جائے اور جو اس سلسلے میں وہم اور اختلاف نقل ہوا ہے وہ شاذ ہے یا اس کی بھی تاویل کردی گئی کہ یہ اس حالت پر محمول ہے جس میں نامناسب بات کا اندیشہ کیا گیا ہو۔

دوسری قسم: (جس کی نسبت گانے والے کی طرف کریں) جو گانیوں کی طرف منسوب ہو، جو فن موسیقی سے ماہر ہوں شائستگی سے غزل شعر کو پسند کریں اپنے لہجہ کے ساتھ خوشنما لہجوں سے اور ان کی تقطیع کریں نغمات رقیقہ پر جو نفوس کو ابھاریں اور آمادہ کریں اور انھیں شراب کے جاموں کا شوق دلائیں پس یہ وہی راگ ہے جس میں علما کے اقوال مختلف ہیں ان اقوال میں سے ایک قول یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔ علامہ قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک کا یہی مذہب ہے بلکہ فرمایا کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اور باقی اہل کوفہ مذہب ہے۔ (ت)

(کف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۵۹ تا ۶۱)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۳۶۸)

تیسری جگہ رقم طراز ہیں!

غنا اگر منکرات شرعیہ پر مشتمل ہو مثلا مزامیر کہ حرام ہیں یا عورت کا گانا کہ باعث ہیجان فتنہ ہے یوں ہی محل فتنہ امرد کا گانا، یا جو کچھ گایا جائے اس کا امور مخالف شرع پر مشتمل ہونا یا ایسے امور پر خیالات کاسدہ وشہوات فاسدہ کے باعث ہوں خصوصا مجمع عوام میں بلاشبہ ممنوع ہے اور تمام مفاسد سے خالی ہو تو اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں کما حققناہ فی اجل التحبیر (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ اجل التحبیر میں اس کی تحقیق کردی۔ ت) غنا کا غالب اطلاق انھیں مہیجات شہوات باطلہ پر آتا ہے کما نب علیہ فی ارشاد الساری (جیسا کہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس پر آگاہ کیا گیا ہے۔ ت) احادیث واقوال مذمت اسی پر

محمول ہیں ورنہ اذکار حسنہ اصوات حسنہ والحانات حسنہ سننے کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ اس میں احادیث وارد، اور اب وہ لہو نہیں نہ وہ شیطانی آواز ہے تو آیہ کریمہ* **واستفزز من استطعت منھم بصوتك*** (اس میں سے جس پر تو قابو پائے (اور تیرا بس چلے) انھیں اپنی آواز سے پھسلا دے۔ت) اس پر صادق نہیں حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ نے جو آخر عمر شریف سماع سننا ترک فرمایا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اب کوئی گانے والا اہل نہ ملتا تھا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۴۳)

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں!

کنیزوں کا گانا کہ محض طبعی طور پر ہو، نہ قواعد موسیقی پر تعلیم کیا ہوا اور اس میں فحش وغیرہ کوئی امر خلاف شرع نہ ہو، نہ اس میں فی الحال فتنہ ہو نہ آئندہ فتنے کا اندیشہ ہو، محل سرور مثل نکاح و عیدین میں مضائقہ نہیں رکھتا اور بہت چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اگر بطور خود کچھ آوازیں نکالیں جو غیر مردوں کو نہ پہنچے تو یہ بھی فی نفسہ ایسا منکر نہیں جس پر شرعا مواخذہ ہو اور اپنی حیثیت وعزت وعرف وعادت کے اختلاف سے یہاں اختلاف ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۳۵)

اور علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں کہ!

غنا گانے کو کہتے ہیں اور گانے کا شرعی حکم احادیث اور عبارات فقہاء کی روشنی میں یہ ہے کہ گانے کا مضمون اگر جائز ہو تو گانا جائز ہے، اور اگر گانے کا مضمون ناجائز ہو تو گانا ناجائز ہے، نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ عورتوں کا مردوں کے سامنے گانا یا مردوں کا عورتوں کے سامنے گانا یا حجاب کی اوٹ سے مردوں کا عورتوں کی آواز میں گانا سننا بہر حال ناجائز ہے خواہ گانے کا مضمون کیسا ہی ہو۔ بکثرت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلات موسیقی کے بجانے اور آلات موسیقی کی آواز سننے کو حرام کر دیا ہے خواہ وہ آلات موسیقی

ہاتھ سے بجانے والے ہوں جن کو معازف کہتے ہیں یا وہ آلات موسیقی منہ سے بجانے والے ہوں جن کو عربی میں مزامیر کہتے ہیں۔ البتہ احادیث میں نکاح، ولیمہ اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی رخصت اور اجازت ہے لیکن ان مخصوص مواقع پر اجازت کے ثبوت سے یہ لازم نہیں آتا کہ دف یا دیگر آلات موسیقی کا مطلقاً بجانا جائز ہو۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۶۷۵)

اور علامہ پیر محمد کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ!

اس غنا (گانے) سے مراد وہ غنا ہے جو نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا و ہوس اور فسق و فجور پر برانگیختہ کرتا ہے، اس قسم کا غنا جس میں عورتوں کے حسن و جمال کا بیان ہو، جس میں شراب اور دیگر محرمات کی تعریف ہو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، بالاتفاق یہ لہو مذموم ہے، لیکن وہ غنا جو اس قسم کی قباحتوں سے پاک ہو، اس کا قلیل وقت کے لیے خوشی کے مواقع پر سننا جائز ہے، مثلاً شادی اور عید وغیرہ یا مشقت طلب کاموں پر جوش دلانے کے لیے۔

(ضیاء القرآن ج ۳ ص ۵۹۹)

اور بحر العلوم حضرت علامہ عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں کہ!

* حدیث میں دف اور صوت سے مراد اعلان نکاح ہے۔ جیسا کہ ترمذی شریف کی ہی دوسری حدیث میں اس کی تفسیر موجود ہے: * اعلنوا هذ النكاح واجعلوه فى المساجد واضربوا عليه بالدفوف *

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۲۶۵)

اور گانا بے مزامیر ہو اور مزامیر خلاف شرع نہ ہو تو اس میں حرج نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل بارات کے ساتھ کچھ لوگ محبت اور حمایت کے اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ یا محفل نکاح میں سہرا سنایا جاتا ہے اور یہی اس حدیث کا مطلب ہے جو آپ نے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کیوں کہ اس میں یہ بھی ہے تم نے اس کے ساتھ کسی کو بھیجا جو کہتا ہوا جائے:

*اتینا کم اتینا کم فحیانا وحیا کم ولولا الحنطة السمراء لم تثمن عذارکم *

آج کل کے گانے اور باجے کو حدیث کریمہ سے جائز ثابت کرنا زیادتی ہے۔

(فتاویٰ بحرالعلوم ج ۵ ص ۳۰۲)

* حاصل بحث *

فی زماننا عرف عام میں جس کا اطلاق "گانا" پر ہوتا ہے اور گانا بولنے سے ذہن انسانی جس کی طرف متبادر ہوتا ہے وہ ہالی ووڈ اور بالی ووڈ کے (Songs) گانے ہیں۔

* یہ گانے گانا اور سننا ناجائز وحرام ہے اگر چہ اس کے کلام واشعار فسقیات سے خالی ہوں۔

* مباح کلام پر مشتمل گانا گانے اور سننے کی اجازت دینا گناہ پر جری اور بے باک کرنا ہے۔

* بالی ووڈ اور ہالی ووڈ گانے کے علاوہ وہ کلام واشعار جو محرمات وفسقیات اور خلاف شرع امور سے منزہ ہوں اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے۔

* جو اشعار وکلام کفر کے متحمل ہوں اس کا گانا پڑھنا اور سننا کفر ہے۔

* دف بجانے کی اجازت ایام سرور مثلاً نکاح، ولیمہ اور عید میں ہے، ان مخصوص مواقع پر اجازت ورخصت سے دف یا دیگر آلات موسیقی کے استعمال کو عام طور پر استدلال کرنا غلط ہے۔

* آج کل کے مروجہ گانے کو قرون اولیٰ کے گانے سے تعبیر کرنا کج فہمی ہے۔

* مروجہ گانے کو حدیث شریف سے ثابت کرنا زیادتی ہے۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم

تمت ـــــــــــــــــــــــــــــ بالخیر

* مآخذ و مراجع *

قرآن مجید۔	نزھۃ الاسماع
کنز الایمان	نیل الاوطار
تفسیر مدارک التنزیل	کنز العمال
تفسیر روح المعانی	الجامع الاحکام
تفسیر تبیان القرآن	الاسرار المرفوعہ
تفسیر ضیاء القرآن	عمدۃ القاری
تفسیر خزائن العرفان	فتح الباری
صحیح البخاری	المصنف لابن عبد الرزاق
صحیح المسلم	المصنف لابن أبی شیبۃ
صحیح الترمذی	المستدرک
سنن ابوداؤد	شرح صحیح مسلم
سنن ابن ماجہ	نعمۃ الباری
سنن نسائی	شعب الایمان
الجامع الصغیر	المہذب
تخریج الاحیاء	مختصر المقاصد
ردالمحتار	فتاوی عالمگیری
الادب المفرد	بدائع الصنائع

فتاوی عالمگیری	فتاویٰ رضویہ
فتاویٰ بحر العلوم	احیاء العلوم
موسیقی اور تصویر کا حکم	موسیقی اور سائنس

****

فروغ اہلسنّت کیلئے امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

{۱} عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

{۲} طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

{۳} مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

{۴} طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

{۵} ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔

{۶} حمایت مذہب ورد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔

{۷} تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

{۸} شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ کو سرکوبی اعداء کیلئے اپنی فوجیں، میگزین، اور رسالے بھیجتے رہیں۔

{۹} جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

{۱۰} آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ!! ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا'' اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

طباعت:
احمد پبلیکیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)
قادری منزل، فقیر بارہ مسجد سے متصل، باری پتھ، دریاپور، پٹنہ ۴
Mob. 8521889323 / 9973362000
₹ 80.00/-